٤٢

(بسم اللہ) الرحمن الرحیم

کیا فرماتے ہیں علماء کرام مشائخ عظام مسائل ھٰذا کے بارے میں ۔

① تبلیغی جماعت کے موقع پر تبلیغی اجتماع کے موقع پر آنے والے مجمع کے لیے (جس کی تعداد ١٢-١٣ لاکھ کے لگ بھگ ہوتا ہے) ایک وسیع و عریض پنڈال تیار کیا جاتا ہے جہاں مجمع کا جائے قیام و جائے نماز ہوتا ہے۔ مسئلہ یہ ہے کہ نماز فجر کے وقت اگر کوئی شخص اٹھتا ہے۔ وضو کیلئے جانا چاہتا ہے تو راستے میں (جہاں سے گذر کر وضو خانے کی طرف جانا ہے) ایک لامتناہی سلسلہ، تاحد نگاہ ایسے افراد کا ہوتا ہے جو تہجد کے نوافل میں یا پھر اذانوں کے بعد سنن فجر میں مشغول ہوتے ہیں اور ان کے سامنے پورا ایک ہاتھ لمبا سترہ نہیں ہوتا صرف ان کا بستر (جسکی اونچائی ایک ہاتھ کو نہیں پہنچتی) ہوتا ہے۔ اب مذکورہ (دیر سے اٹھنے والا) شخص اگر ان کے فارغ ہونے کا انتظار کرے تو بھی مشکل (کہ یا تو وقت ہی گذر جائیگا یا پھر نماز نکل جائیگی) اور اگر ان کے پیچھے سے جائے تو بھی ناممکن (کہ بہت زیادہ فاصلہ ہے تقریباً ٢٠ صفوف) اور اگر یہ شخص ان کے سامنے سے گذرے تو بھی مشکل (کہ نمازی کے آگے سے گذرنے کا سخت وبال ہے)

لہٰذا ! اس صورتحال میں زید کہتا ہے کہ موجودہ صورت (مجمع کثیر - وقت قلیل - دراین حال کہ وضو خانے اور استنجاء خانے میں بھی انتہائی رش ہوتا ہے۔ فارغ ہوتے ہوتے بھی کافی وقت لگ جاتا ہے) مجبوری کی ہے۔ اس لیے ایسے موقع پر شوافع کے مسلک پر عمل کر لینے کی گنجائش ہے (یعنی ① خط کھینچ لے۔ کوڑا ② ڈال دے۔ اس نمازی کے مصلے ③ "جانماز" کی چوڑائی و لمبائی ہی سترہ ہے۔ یا پھر اس ④ نمازی کے سامنے پڑا ہوا بستر اگرچہ اس کی اونچائی کتنی ہی کیوں نہ ہو۔ یہ چیزیں سترہ ہیں)۔

اور پھر یہ کہ مجبوری کی حالت میں احناف کے نزدیک بھی خط کھینچنے کی گنجائش ہے۔

کما فی الدر المختار ...... قیل یکفی فیخط طولا وقیل کالمحراب ....۔

اور کچھ اسی طرح احسن الفتاوی میں بھی مذکور ہے (ھذا کلہ عند الزید)

آپ بالتفصیل مسئلے کی تنقیح فرمائیں ۔

② "مجبوری"، "ضرورت" کی کیا تعریف ہے؟ جسکی بناء پر مسائل میں رخصت یا غیر مذھب پر عمل کی گنجائش ہوتی ہے ۔ براہ کرم اس مسئلہ کی تفصیل ضرور بیان فرمائیں کیونکہ ہر دوسرا شخص "مجبوری" کہہ کے کچھ سے کچھ کرتا رہتا ہے ۔

③ ٹیلی فون پر نکاح کے صحیح ہونے کا کیا حکم ہے اس طور پر کہ دونوں طرف لاوڈ سپیکر کے ذریعے فریقین کا کلام سنا جا رہا ہے ایک طرف دولہا اور اس کے احزہ دوسری طرف دلہن اور اس کے احزہ ہیں الغرض فریقین ایجاب و قبول۔ خطبہ مسنونہ وگواہ سن رہے ہیں اور فریقین ایک دوسرے کی آواز بخوبی پہنچانتے ہیں۔ اگر یہ صورت ٹھیک نہیں تو پھر متبادل صورت کیا اپنائی جاسکتی ہے کہ ایک شخص دوسرا ملک میں ہے اور دوسرا دوسرے ملک میں ہے۔

فقط والسلام

محمد راشد ڈسکوی

مکرر بیع الاول ۱۵ ربیع الاول

دار الافتاء
فتوی نمبر ۱۰۶

30 JUL 2007

الجواب

حامداً و مصلیاً

Date

① ۔ صورت مسئولہ میں شوافع رحمہم اللہ تعالیٰ کے مسلک پر عمل کرنے کی حاجت ہی نہیں ہے ۔ خود احناف کے نزدیک بوقت ضرورت جائے نماز اور ایک ہاتھ سے کم اونچائی والی کوئی چیز (مثلاً بستر وغیرہ) سترہ کا کام دے جاتی ہے۔ اور سوال میں مذکور صورت بعینہ مجبوری اور ضرورت کا موقع ہے ۔ علاوہ ازیں جو صحن یا جگہ وغیرہ 1600 ہاتھ یعنی تقریباً 335 مربع میٹر یا اس سے زائد رقبہ پر مشتمل ہو وہاں مطلقاً بغیر سترہ کے نمازی کے موضع سجود سے تھوڑا سا ہٹ کر آگے گزرنا جائز ہے ۔

لما فی الدر المختار :۔ ولا یفسدها مرور مار فی الصحراء أو فی مسجد کبیر بموضع سجوده فی الاصح أو مروره بین یدیه الی حائط القبلة فی بیت و مسجد صغیر فانه کبقعة واحدة مطلقا ۔ وقال الشامی تحت قوله "ومسجد صغیر": هو اقل من ستین ذراعا وقیل فی اربعین وهو المختار (ص ۴۲۹/۲) ۔

وفی الشامیة :۔ تنبیه : لم یذکروا ما اذا لم یکن معه سترة ومعه ثوب او کتاب مثلاً هل یکفی وضعه بین یدیه ؟ والظاهر نعم کما یؤخذ من تعلیل ابن الهمام المار آنفا وکذا لو بسط ثوبه و صلی علیه (ص ۴۸۵/۲) ۔

**۔ باقی آپ نے درمختار کی عبارت پیش کی ہے بوقت ضرورت اس پر عمل کرنے کی بھی گنجائش ہے مگر خط طولاً یعنی قبلہ رخ کھینچنا زیادہ بہتر ہے ۔ تاہم اسی عبارت کے نیچے علامہ شامیؒ نے لکھا ہے : قوله "وقیل یکفی" ای کل من الوضع والخط ای یحصل به السنة فیسن الوضع ولیسن الخط (ص ۴۸۵/۲) ۔

② ۔ وہ ضرورت جس کی بناء پر اپنے مذہب سے عدول اور دوسرے امام کے مذہب پر عمل کی رخصت ہوئی ہے اس کی تعریف، قیود، قواعد و شروط کا تعلق اکابر مفتیان کرام کے ساتھ ہے کہ وہ زمانہ کی حالت اور محل ضرورت کو جانچ پرکھ کر حضرات اکابر کے مشورہ وغیرہ سے دوسرے امام کے قول پر عمل کی اجازت دیتے ہیں ۔ اگر دوسرے لوگوں نے ضرورت کی کوئی تعریف اور معنی پڑھ کر خود ہی اپنے مذہب کو چھوڑ کر دوسرے مذہب پر عمل کرنے کا سلسلہ شروع کر دیا تو خدانخواستہ دیکھتے ہی دیکھتے فساد و انتشار کا باب عظیم کھل جائیگا جس کا بند کرنا بھی پھر قریب تر محال ہوگا ۔ لہذا آپ کو جس مسئلہ اور واقعہ میں ضرورت و مجبوری کا شبہ ہو اس میں کسی مفتی سے رجوع کرلیں ۔

③ ۔ عام ٹیلی فون پر نکاح درست نہیں ہے کیونکہ نکاح کے اندر ایجاب و قبول میں اتحاد مجلس شرط ہے جو یہاں مفقود ہے البتہ اگر ایسا ٹیلیفون ہو جسکی آواز اور چہرہ اور فریقین میں متعارف ہو تو اس پر اتحاد مجلس کے پائے جانے کی وجہ سے نکاح درست ہے اور یہ صورت بھی ممکن ہے کہ کوئی ایک فریق کسی کو اپنے نکاح کا وکیل بنا دے پھر وہ وکیل گواہوں کی موجودگی میں وکیل کی حیثیت سے ایجاب و قبول کا فریضہ انجام دے دے نیز یہ بات بھی ضروری ہے کہ وہ گواہ اس عورت / مرد سے بخوبی متعارف و واقف ہوں ۔

لما فی شرح التنویر :۔ ومن شرائط الایجاب والقبول اتحاد المجلس اھ (ص ۲۸۹/۲)

وفی خلاصة الفتاوی :۔ امرأة وکلت رجلا بان یزوجها من نفسه فقال الوکیل اشهدوا انی قد تزوجت فلانة من نفسی ، ان لم یعرف الشهود فلانة لا یجوز النکاح مالم یذکر اسمها واسم ابیها وجدها وان عرف الشهود فلانة وعرفوا انه اراد به تلک المرأة یجوز ۔

وفی الشامیة :۔ یشترط ذکر اسمها (ای الغائبة) واسم ابیها وجدها وتقدم انه اذا عرفها الشهود یکفی ذکر اسمها فقط (ص ۲۹۸/۲) ۔ فقط

واللہ اعلم بالصواب

بندہ عبد السلیم

نائب مفتی
خیر المدارس ملتان

۲۸ / ۷ / ۱۴۲۸ھ

دار الافتاء
جامعہ خیر المدارس ملتان